تحریر: فیصل خان رضوی

نماز میں تشہد میں انگلی سے اشارہ

نماز میں تشہد میں انگلی سے صرف اشارہ کرنا یا اس کو مسلسل ہلانے میں تو احناف کے مخالفین غیر مقلدین حضرات کا آپس میں اس موضوع پر اختلاف موجود ہے، کچھ تشہد میں انگلی ہلانے اور کچھ تشہد میں لگاتار انگلی کو حرکت دینے کے قائل ہیں۔ اور اس اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جنھوں نے دونوں عمل کو جائز کہا ان میں ایک غیر مقلد عطا اللہ حنیف بھوجیانی صاحب بھی ہیں۔

غیر مقلد عطا اللہ بھوجیانوی کا موقف:

فیہ ان التحریك سنة وقد ورد فی حدیث ابن زبیر: ولا یحرکھا فالجمع بینهما ان کان یحرکھا تارة ولا یحرکھا اخری-واللہ اعلم۔

ترجمہ: اس حدیث [حضرت وائل بن حجر] میں یہ ہے کہ حرکت دینا سنتا ہے جبکہ حضرت ابن زبیر کی حدیث میں ہے کہ ولا یحرکھا یعنی حرکت نہ دینا۔ تو ان دونوں روایات میں اس طرح تطبیق ہو سکتی ہے کہ کبھی انگلی کو حرکت دی جائے اور کبھی نہ دی جائے۔ واللہ اعلم۔ (التعلیقات السلفیہ علی سنن النسائی 236/2)

اس موضوع پر لکھی جانے والی تقریبا تمام کتب زیر مطالعہ رہیں، کچھ لوگوں نے اس مسئلہ پر انتہائی تشدد سے کام لیا اور اس عمل کو مطلقا مردود اور خلاف سنت عمل قرار دینے کی ناکام کوشش کی۔ ہمارے ایک دوست جناب محترم فیاض صاحب نے جناب مرزا محمد علی صاحب کا ایک ویڈیو کلپ بھیجا، جس میں انہوں نے تشہد میں انگلی کو مسلسل حرکت دینے کے اثبات اور اس کے خلاف حدیث پر گفتگو کی۔ اس حد تک تو بات ہوتی تو کوئی بات تھی، مگر جناب مرزا محمد علی صاحب نے تشہد میں انگلی کو حرکت دینے

والی حدیث کو جب من گھڑت اور جھوٹی کہا تو حیرانگی ہوئی، اور جناب نے دلیل یہ دی کہ جو لوگ تشہد میں انگلی کو حرکت نہیں دیتے ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جو سنن نسائی اور سنن ابوداود میں ایک راوی محمد بن عجلان مدلس راوی ہے اور مدلس کی عن والی روایت قابل قبول نہیں ہوتی۔ اس بات سے قطع نظر کہ اس روایت میں محمد بن عجلان کی تدلیس ثابت ہے کہ نہیں، اگر مرزا صاحب نے اسے ضعیف کہا ہوتا تو بھی الگ بات ہوتی مگر جناب نے اپنی تحقیق میں ضعیف روایت کو موضوع اور منگھڑت کہا، اس بات کو علمی و تحقیق میدان میں کسی صورت قبول نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ حدیث ضعیف پر جمہور علماء نے کبھی بھی من گھڑت اور جھوٹ کا اطلاق ہر گز نہیں کیا۔ مرزا محمد علی صاحب کا ضعیف حدیث کو جھوٹ کہنا بہت بڑی جسارت اور علمی کوتاہی و غلطی ہے۔ اس موضوع پر قارئین کرام، مفتی رضاالحق اشرفی صاحب کی کتاب " مُزِیلُ التَرَدُّدعنَ عَدَمِ تَحرِیکِ الاِ صبَعِ فی التَّشَهُّد معروف بہ تشہد میں انگلی ہلانا؟ احادیث وآثار واقول سلف کی روشنی میں "کو ملاحظہ کیجئے، جس میں تمام اعتراضات کے جوابات اور اس سلسلہ میں دیگر روایات اور علماء غیر مقلدین کے حوالہ جات موجود ہیں۔ مگر اس مقالہ میں صرف اس نکتہ کو مزید وضاحت کے ساتھ بیان کیا جائے گا جس پر جناب مرزا علی صاحب نے اعتراض کیا اور جس حدیث سے مرزا محمد علی جہلمی صاحب نے استدلال کیا۔

مرزا محمد علی جہلمی کا استدلال:

مرزا محمد علی جہلمی صاحب نے اپنے ایک وڈیو میں ارشاد فرمایا:

حضرت وائل بن حجر رضِی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد میں انگلی کو ہلاتے تھے، اور اس کا حوالہ سنن نسائی کا دیا۔

امام نسائی نے حدیثِ وائل بن حجر رضِی اللہ عنہ جو روایت نقل کی متن وسند کے ساتھ درج ذیل ہے۔

اخبرنا سوید بن نصر قال: انبانا عبداللہ بن المبارك عن زائدۃ قال: حدثنا عاصم بن کلیب قال حدثنی ابی ان وائل بن حجر قال: قلت لانظرن الیٰ صلاۃ رسول اللہ ﷺ کیف یصلی؟ فنظرت الیه فوصف قال: ثم قعد وافترش رجله الیُسریٰ ووضع کفه الیُسریٰ علی فخذہ ورکتبہٖ الیسریٰ وجعل حدّ مرفقه الایمن علیٰ فخذہ الیمنیٰ ثم قبض اثنتین من اصابعه وحلق حلقة ثم رفع اصبعه فرایته یحرکھا یدعوبھا۔

ترجمہ: ہمیں خبر دی سوید بن نضر نے، انہوں کہا: ہمیں خبر دی عبداللہ بن مبارک نے زائدہ سے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی عاصم بن کلیب نے، انہوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی میرے والد نے کہ حضرت وائل بن حجر رضِی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی نماز کو دیکھوں گا کہ آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں۔ میں نے دیکھا، پھر حضرت وائل نے نماز کی کیفیت بیان کی اور فرمایا: پھر آپ ﷺ نے قعدہ کیا تو بائیں قدم کو بچھایا اور بائیں ہتھیلی کو بائیں ران اور گھٹنوں پہ رکھا اور داہنی کلائی کا کنارا داہنی ران پہ رکھا پھر دوانگلیوں کو موڑ کر حلقہ بنایا پھر انگلی کو اٹھایا تو میں نے دیکھا آپ اسے ہلاتے اور دعا فرماتے تھے۔

جواب:

جناب محمد علی مرزا صاحب نے جو دلیل پیش کی، اس مقالہ میں اس پر نقد صرف علمی و تحقیق انداز میں ہوگا، کسی کی ذات پر اعتراض کرنا یا غلط جملہ استعمال کرنا اہل سنت کا نہ

شیوہ ہے اور نہ مقصد۔ قارئین کرام کے سامنے حقائق پیش کرنا ضروری ہے، اس تحقیق کا نتیجہ اخذ کرنے میں عوام الناس آزاد بھی ہے اور ان کا حق بھی ہے۔

1. پہلا نکتہ اس حدیث کے بارے میں یہ سمجھ لیں کہ حدیثِ وائل رضی اللہ عنہ کو عاصم بن کلیب سے ان کے 12 تلامذہ نے روایت کیا ہے۔

(1)عبدالواحد بن زیاد(2)شعبہ(3) سفیان ثوری(4) زہیر بن معاویہ(5) سفیان بن عیینہ (6) سلام بن سلیم ابوالاحوص(7) بشر بن المفضل (8)عبداللہ بن ادریس (9) قیس بن الربیع(10)ابوعوانہ (11)خالد بن عبداللہ (12)زائدہ بن قدامہ

عاصم بن کلیب کے 12 شاگردوں میں سے صرف ایک شاگرد **زائدہ بن قدامہ** کی روایت میں **یُحَرِّکُھا (انگلی کو حرکت دیتے)** کے الفاظ مذکور ہیں۔ باقی 11 شاگردوں کی روایت میں صرف انگلی سے اشارہ کرنے کا ذکر ہے مگر "انگلی کو ہلانے" کا ذکر کسی دوسری رویات میں نہیں ہے۔ اس لیے انگلی ہلانے کی بات عاصم بن کلیب سے مروی کرنے میں زائد ہ بن قدامہ کا تفرد ہے۔اب اس روایت میں عاصم بن کلیب سے زائدہ بن قدامہ نے جو زیادت نقل کی، اس کو شاذ ضعیف کہنا یا شاذ مقبول سمجھنا، اس پر بحث کرنا مقصود نہیں کیونکہ غیر مقلدین حضرات خود زیادت اور اضافت کی قبولیت یا مخالفت کرنے میں اختلا ف رکھتے ہیں۔ جو حضرات زیادت کو قبول کرتے ہیں وہ اس روایت کو اپنے حق میں استعمال کرتے ہیں اور جو راوی کی زیادت کو قبول نہیں کرتے وہ اس روایت میں میں یُحَرِّکُھا (انگلی کو حرکت دیتے) کو شاذ ہونے کی وجہ سے الفاظ کو تسلیم نہیں کرتے۔اس مقام پر عوام الناس کو صرف یُحَرِّکُھا (انگلی کو حرکت دیتے) کے تفرد کو واضح کرنا مقصد تھا۔

حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے بارے میں محدثین کرام کی آراء:

2. اب اس تفرد کو ذہن میں رکھتے ہوئے عوام الناس یہ بھی ملاحظہ کریں کہ اس حدیث سے استدلال محدثین کرام نے بالکل اسی طرح کیا جیسے کہ جناب مرزا محمد علی جہلمی صاحب نے کیا یا کہ نہیں؟

حدیثِ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ پر امام ابن خزیمہ کا موقف:

حدیثِ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو صحیح ابن خزیمہ میں ذکر کرنے کے بعد ابن خزیمہ نے اس پر موقف یوں پیش کیا ہے۔

لیس فی شئی من الاخبار یحرکھا الا فی ھذا الخبر ۔زائدۃ ذکرہ۔

ترجمہ: اس حدیث کے سوا کسی حدیث میں انگلی ہلانے کا ذکر نہیں۔اس کو صرف زائدہ نے (عاصم بن کلیب سے)روایت کیا ہے۔

(صحیح ابن خزیمہ 354/1 باب صفۃ وضع الیدین)

امام بیہقی کا موقف:

امام بیہقی اپنا موقف لکھتے ہیں:

فیحتمل ان یکون المراد بالتحریك الاشارۃ بھا لا تکریر تحریکھا فیکون موافقا لروایۃ ابن الزبیر واللہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ: یہ احتمال ہے کہ انگلی کو ہلانے سے مراد اس سے اشارہ کرنا ہو ، باربار ہلانا نہ ہو۔ایسی صورت میں حدیث وائل، حدیثِ ابن الزبیر کے موافق ہوجائے گی۔واللہ اعلم۔

(السنن الکبری للبیہقی 189/2 باب من روی انہ اشاربھا ولم یحرکھا)

محدث ابن ملقن شافعی کا حوالہ:

محدث ابن ملقن شافعی بھی امام بیھقی کا موقف بیان کرتے ہیں۔

ثمَّ قَالَ: يحْتَمل أَن يكون مُرَاده بِالتَّحْرِيكِ الْإِشَارَة بهَا لَا (تَكْرِير) تحريكها، فَيكون مُوَافقا لحَدِيث ابْن الزبير - يَعْنِي: الْآتِي بعده.

ترجمہ: پھرامام بیہقی نے کہا: یہ احتمال ہے کہ انگلی کو ہلانے سے مراد اس سے اشارہ کرنا ہو ،بار بار ہلانا نہ ہو۔ایسی صورت میں حدیث وائل، حدیثِ ابن الزبیر کے موافق ہوجائے گی۔ (البدر المنیر /11)

حافظ ابن حجر عسقلانی کا حوالہ:

حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی بھی اپنی کتاب میں امام بیہقی کے قول کو نقل کرتے ہیں۔

وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ: يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ مُرَادُهُ بِالتَّحْرِيكِ الْإِشَارَةَ بِهَا لَا تَكْرِيرَ تَحْرِيكِهَا حَتَّى لَا يُعَارَضَ.

ترجمہ: اور امام بیہقی نے کہاکہ یہ احتمال ہے کہ انگلی کو ہلانے سے مراد اس سے اشارہ کرنا ہو ،بار بار ہلانا نہ ہو۔ایسی صورت میں حدیث وائل، حدیثِ ابن الزبیر کے موافق ہوجائے گی۔

(التلخیص الحبیر فی تخریج أحادیث الرافعی الکبیر 470/1)

علامہ ذہبی کا حوالہ:

يحتمل أن يكون أراد بالتحريك الإشارة بها، لا تكرير حركتها، فيكون موافقًا لرواية ابن الزبير.

ترجمہ: یہ احتمال ہے کہ انگلی کو ہلانے سے مراد اس سے اشارہ کرنا ہو ، بار بار ہلانا نہ ہو۔ایسی صورت میں حدیث وائل، حدیثِ ابن الزبیر کے موافق ہوجائے گی۔

(المهذب فی اختصار السنن الکبیر 578/2)

عرب محقق شیخ شعیب الارنووط کا موقف:

عرب محقق شیخ شعیب الارنووط نے صحیح ابن حبان کے حاشیہ میں لکھتے ہیں :
اسنادہ قوی رجالہ رجال الصحیح۔لکن جملۃ فرایتہ یحرکھا شاذۃ انفرد بھا زائدۃ بن قدامۃ دون من رواہ من الثقات وھم جمع یزید علی العشرۃ

ترجمہ : حدیث وائل کی سند قوی ہے۔اس کے رجال، رجال صحیح ہیں۔لیکن یہ جملہ فرایتہ یُحَرِّکُھا (میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی انگلی ہلاتے ہوئے دیکھا)شاذ ہے۔اس جملے کو تنہا زائدہ بن قدامہ نے ذکر کیاہے اور دوسرے ثقہ راویوں کی ایک جماعت جن کی تعداد دس سے زائد ہے ، نے اس جملے کو ذکر نہیں کیا ہے۔

(صحیح ابن حبان مع تعلیقات الالبانی ،تحقیق شعیب ارنووٗط 170/5)

قارئین کرام کے سامنے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ والی حدیث پر محدثین کرام اور محققین کی آراء پیش کردی گئی ہے،جس سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ اس مراد مسلسل انگلی کو حرکت دینا نہیں ہے۔

محدث ابوعوانہ کا موقف:

ابوعوانہ نے حدیث عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے لئے یہ عنوان قائم کیا: باب الاشارۃ بالسبابۃ الی القبلۃ ورمی البصر الیھا وترک تحریکھا بالاشارۃ۔سبابہ انگلی سے قبلہ کی طرف اشارہ کرنا اور نگاہ کو انگلی کی طرف جمانا اور اشارہ کے وقت انگلی کو نہ ہلانا____(مستخرج ابی عوانہ 539/1)

انگلی نہ ہلانے کی دلیل

اہل سنت و جماعت کے سخت مخالف جناب مرزا محمد علی جہلمی صاحب نے انگلی نہ ہلانے کا موقف رکھنے والوں کے جس دلیل کو موضوع اور جھوٹ کہا، اس کو ملاحظہ کیجئے۔

حدیث حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ:

(1) امام نسائی روایت نقل کرتے ہیں:

أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ إِذَا دَعَا، وَلَا يُحَرِّكُهَا۔

ترجمہ: ہم سے حدیث بیان کی ایوب بن محمد الوزان نے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی حجاج نے، انہوں نے کہا کہ ابن جریج نے کہا کہ مجھے خبر دی زیاد نے محمد بن عجلان سے، انہوں نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد پڑھتے تو انگلی سے اشارہ کرتے اور اسے نہیں ہلاتے تھے۔

(سنن النسائی 37/3 باب بسط الیسریٰ علی الرکبۃ حدیث 1270)

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے بھی اپنی کتاب میں سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(2) محدث امام ابوداؤد روایت نقل کرتے ہیں:

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ،

أَنَّهُ ذَكَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ إِذَا دَعَا، وَلَا يُحَرِّكُهَا۔

ترجمہ:عامر بن عبداللہ سے مروی ہے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب دعا فرماتے(تشہد پڑھتے) تو انگلی سے اشارہ فرماتے اور انگلی کو نہیں ہلاتے تھے۔(سنن ابی داؤد باب الاشارۃ فی التشھد 1/260 حدیث989)

اس حدیث کو محدث ابوعوانہ بھی اپنی کتاب میں سند کے ساتھ روایات کرتے ہیں۔

(3) محدث ابو عوانہ نے فرمایا:

حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَيُوسُفُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا: ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا"

ترجمہ :ہم سے حدیث بیان کی ہلال ابن العلاء اور یوسف بن مسلم نے، دونوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی حجاج نے ، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ابن جریج نے، انہوں نے کہا مجھے خبردی زیاد نے محمد بن عجلان سے ، انہوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے، انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے۔انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ جب دعا (تشہد) پڑھتے تو انگلی سے اشارہ فرماتے اور اس کو نہیں ہلاتے تھے۔

(مستخرج ابی عوانہ 1/539باب الاشارۃ بالسبابۃ الی القبلۃ حدیث2019)

اس کے علاوہ یہ حدیث متعدّد کتب حدیث میں سند کے ساتھ مروی ہے۔

(4) مصنف عبد الرزاق 2/249باب رفع الیدین فی الدعاء حدیث3242،

(5) السنن الکبریٰ للبیہقی 2/189 باب من رویٰ انہ اشار بھا ولم یحرکھا حدیث 2786،

(6) المعجم الکبیر 13/99 باب سن عبد اللہ بن الزبیر ووفاتہ حدیث 238

مرزا محمد علی جہلمی صاحب کا اعتراض-محمد بن عجلان کی تدلیس:

مذکورہ پیش کردہ روایت پر جناب مرزا محمد علی صاحب نے محمد بن عجلان کی تدلیس اور ابن عجلان کی تدلیس کی وجہ سے اس روایت کو جھوٹ یا منگھڑت کہا ہے۔

جواب:

مرزا صاحب کے محمد بن عجلان کی تدلیس پر جو اعتراض ہے، اس پر تحقیق پیش کرنے کے پہلے ایک بات واضح کر دینا مناسب ہے کہ اس حدیث پر ابن عجلان کی تدلیس کا اعتراض غیر مقلدین حضرات جو کہ تشہد میں انگلی کو مسلسل ہلانے کا موقف رکھتے ہیں ان میں سے بھی چند حضرات جیسے غیر مقلد زبیر علی زئی نے اس روایت پر ابن عجلان کی تدلیس کا اعتراض کیا، اور لگتا ہے کہ شاید جناب مرزا صاحب نے بھی وہی دلیل اعتراض پیش کرنے میں اس حدیث سے جان خلاصی سمجھی، بہرحال معاملہ جو بھی اس روایت پر تدلیس کے اعتراض پر چند معروضات پیش خدمت ہیں۔

اول:

محمد بن عجلان پر اس خاص روایت میں تدلیس کا الزام تحقیقی میدان میں کچھ اہمیت نہیں رکھتا کیونکہ اس روایت کو اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، ح قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو، وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَيَدَهُ الْيُسْرَى

عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى إِصْبَعِهِ الْوُسْطَى، وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى رُكْبَتَهُ۔

ترجمہ: ہم (امام مسلم) سے حدیث بیان کی قتیبہ نے ، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی لیث نے ابن عجلان سے انہوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عامر بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد سے۔ان کے والد(عبداللہ بن زبیر)نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے قعدہ میں ہوتے تو اپنے بائیں قدم کو اپنی دونوں ران اور پنڈلی کے درمیان رکھتے اور داہنے قدم کو نصب کردیتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر اور داہنے ہاتھ کو داہنی ران پر رکھتے اور اپنی انگلی سے اشارہ کرتے۔

(صحیح مسلم 408/1باب صفۃ الجلوس فی الصلاۃ وکیفیۃ وضع الیدین علی الفخذین)

نکتہ:

اس پر کوئی شخص یہ اعتراض بھی کر سکتا ہے کہ صحیح مسلم میں محمد بن عجلان کی روایت سے سماع کا ثبوت تو مل گیا مگر اس حدیث میں تو لا یحرکھا انگلی نہ ہلانے کے الفاظ نہیں۔

مگر یہ اعتراض چنداں مضر نہیں، اس لیے کہ اگر صحیح مسلم میں لا یحرکھا انگلی نہ ہلانے کے الفاظ نہیں، مگر اس محمد بن عجلان کی اپنے شیخ عبداللہ بن عامر سے سماع کا ثبوت ضرور ہے۔اور محدثین کرام کے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ جب مدلس راوی کے مخرج کا معلوم ہو جائے تو اس پر تدلیس کا الزام خاص روایت میں لاگو نہیں ہوتا۔کیونکہ ابن عجلان کی اپنے شیخ واستاد عامر بن عبداللہ سے سماع بھی صحیح مسلم سے ثابت ہوا اور مزید یہ کہ روایت بھی وہی ہے اور مخرج بھی وہی۔اس لیے اگر سنن نسائی اور سنن ابی داود میں باقی روایت موجود ہے اور صرف لا یحرکھا کہ الفاظ موجود نہیں

تو اس سے سنن نسائی میں ابن عجلان پر تدلیس کے الزام کی وجہ سے حدیث پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ صحیح مسلم کی روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ محمد بن عجلان نے اپنے استاد عامر بن عبداللہ سے یہ روایت سماع کی۔ اس علمی نکتہ کو علماء کرام بخوبی جانتے ہیں۔

علمی دلیل:

جناب مرزا محمد علی مرزا صاحب نے تشہد میں انگلی نہ ہلانے والے موقف کو یکسر موقف کو رد تو کر دیا مگر شاید دیگر روایات کا مطالعہ سیر حاصل طور پر نہ کر سکے۔

محدث ابن حبان اپنی کتاب الثقات میں ایک روایت سند پیش کرتے ہیں۔

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ بن عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى على رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَيَدَهُ الْيُسْرَى على رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَيُشِيرُ بِإِصْبُعِهِ وَلا يُحَرِّكُهَا وَيَقُولُ إِنَّهَا مَذَبَّةُ الشَّيْطَانِ وَيَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔ الثقات:**10863**

ترجمہ: حضرت نافع عن ابن عمر کی سند سے ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اپنے داہنا ہاتھ داہنے گھٹنے پر اور اپنا باہنا ہاتھ باہنے گھٹنے پر رکھتے تھے، اور انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور اس کو حرکت نہیں دیا کرتے تھے، اور حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے تھے کہ ایسا عمل کرنا شیطان کے لیے چوکہ دیناوالا ہے۔ اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کیا کرتے تھے۔

سند کی تحقیق

مذکورہ روایت کے سند کے راویوں کی مختصر توثیق یا تعریف ملاحظہ کریں۔

عُمَرُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ بُجَيْرٍ	الإِمَامُ، الحَافِظُ، الثَّبْتُ	سير أعلام النبلاء 402/14
زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ	ثقة حافظ	تقريب التهذيب:2114
أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عبد الملك ابن عمرو القيسى	ثقة	تقريب التهذيب:4199
كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ	صدوق يخطيء	تقريب التهذيب:5611
مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ	ثقة	تقريب التهذيب:6647
نَافِعٍ	ثقة ثبت فقيه	تقريب التهذيب:7086
ابن عُمَرَ	أحد المكثرين من الصحابة	تقريب التهذيب:3490

اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو مرفوع بھی بیان کیا۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا اثر:

محدث ابن ابی شیبہ نے فرمایا:

حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ فِي الدُّعَاءِ وَلَا يُحَرِّكُهَا۔

ترجمہ: حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تشہد میں اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور اس کو ہلاتے نہیں تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ/2ص230باب فی الدعاء فی الصلاۃ بأصبع حدیث8437،29695)

جناب مرزا محمد علی صاحب جو حدیث و صحابہ کرام کے آثار پر عمل کرنے کا دعوی کرتے ہیں، اس مذکورہ روایت کے بعد دیکھتے ہیں کہ جناب اپنے دعوی کے مطابق اس پر عمل بھی کرتے ہیں کہ نہیں ؟

راقم نے دونوں طرف کے موقف کو محدثین کرام اور اصول حدیث کی روشنی میں علماء اور عوام الناس کے سامنے پیش کر دیا ہے، اس کا نتیجہ اور اس پر عمل یہ قارئین کرام کی اپنی صوابدید اور علمی استعداد پر ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں حق بات کہنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خادم اہل سنت و جماعت

فیصل خان رضوی

23-04-2020